امام ابوبکرؒ خطیب بغدادی

جناب عبدالرشید عراقی صاحب

نام ونسب احمد نام ، ابوبکر کنیت ، خطیب لقب[1] ۔

ولادت امام ابوبکر خطیب ۲۴ رجمادی الثانی ۳۹۲ھ کو عراق کے قریہ درزیجان میں پیدا ہوئے ، مگر آپ کی نشوونما بغداد میں ہوئی ۔ اس لیے " بغدادی " کے نام سے مشہور ہوئے[2] ۔

تحصیلِ تعلیم جب ہوش سنبھالا تو تحصیلِ علم میں مشغول ہو گئے ، اور آپ نے اپنے وقت کے نامور علماء وفضلاء ، محدثین عظام اور فقہائے کرام سے تفسیر ، حدیث ، تاریخ ، ادب ، فقہ ، اصولِ فقہ ، معقول و منقول ، غرضیکہ ہر فن میں بدرجۂ کمال علم حاصل کیا ۔ تحصیلِ علم کے لیے بصرہ ، کوفہ ، نیشاپور ، اصفہان ، ہمدان ، مکہ ، مدینہ اور دمشق وغیرہ کا سفر کیا ۔ اور ان شہروں کے اساطین فن سے کسبِ فیض کیا ۔ اور آپ کو مطالعہ کا اتنا شوق تھا کہ راستہ چلتے ہوئے کتاب کے مطالعہ میں مشغول رہتے[3] ۔

حدیث میں درجہ ومرتبہ حدیث میں امام خطیب کا شمار اعلیٰ پایہ کے محدثین میں ہوتا ہے ۔ علمائے فن

---

[1] ابن خلکان جلد ۱ ص ۴۶

[2] معجم البلدان جلد ۴ ص ۵۳

[3] تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ، ص ۳۴۶

نے ان کے حفظ وضبط، ثقاہت واتقان اور روایت و درایت میں اہمیت کا اعتراف کیا ہے۔

جن اساطین نے امام کی ثقاہت اور حفظ وضبط کا اعتراف کیا ہے۔ اُن کے نام یہ ہیں:۔

ابوسعد بن سمعانی، ابوالعینان رواسی، ابن ماکولا، ابوعلی یزدانی، ابواسحاق شیرازی، علامہ ابن صلاح، امام نووی، علامہ ابن کثیر، ابن خلکان، ابن جوزی، حافظ ذہبی، علامہ ابن سبکی۔[1]

دوسرے فنون میں مہارت امام ابوبکرؒ خطیب جس طرح حدیث میں ایک ممتاز مقام کے حامل تھے، اسی طرح فقہ، تاریخ، قرأت، علم القرآن اور شعروادب میں ایک سند کی حیثیت رکھتے تھے۔ اس سلسلہ میں اُس وقت کے علماء وفضلاء نے اُن کی علمیت کا اعتراف کیا ہے۔

علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ وہ اصلاً فقیہہ تھے۔ لیکن فن حدیث وتاریخ سے ان کو زیادہ سروکار رہا۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ تاریخ میں ان کا مقام اس شعر کے مطابق تھا جو انہی کے متعلق کہا گیا ہے:۔

ما زلت تدأب فی التاریخ مجتهداً
حتی رأیتک فی التاریخ مکتوباً

امام ابن جوزی فرماتے ہیں کہ ادب کے واقف کار اور اچھے شاعر تھے اور فنِ قرأت وتجوید اور علوم قرآنی میں بھی ممتاز تھے۔[2]

فضل وکمال علمی حیثیت سے خطیب کا پایہ بہت بلند تھا۔ اسی کے ساتھ اُن میں شان وشوکت، ظاہری وجاہت اور رعب وداب بھی تھا۔ بڑے وقار، متانت اور سنجیدگی سے رہتے تھے۔ زہد وتقوٰی میں بھی نمایاں تھے، نماز وتلاوتِ قرآن سے بڑا شغف تھا۔ انفاق فی سبیل اللہ کا بھی بہت ذوق تھا۔ مستجاب الدعوات بھی تھے۔[3]

فقہی مسلک فقہی مسلک کے لحاظ سے شافعی المذہب تھے۔ عقیدہ مذہب اشعری پر کاربند تھے۔

---

[1] تذکرۃ المحدثین جلد ۲، ص ۴۸۷ [2] ایضا ص ۴۹۱

[3] تذکرۃ الحفاظ جلد ۳، ص ۳۳۴

جیسا کہ ابن عساکر نے اس کی تصریح کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔ "وکان یذھب فی الکلام الی مذھب ابی الحسن الاشعری"۔ (ترجمہ) وہ کلام وعقیدہ میں مذہب اشعری پر کاربند تھے[1]۔

ابتلاء و آزمائش امام ابوبکر خطیب کے زمانہ میں اسلامی ممالک، خصوصاً بغداد میں سخت خلفشار اور ہیجان برپا تھا۔ ایک طرف شیعی وسنی تصادم اور مختلف فقہی مذاہب کے ماننے والوں کے باہمی اختلافات نے ملتِ اسلامی کا شیرازہ درہم برہم کر دیا تھا۔ اور دوسری طرف حکام وامراء کے اقتدار کی باہمی کشمکش اور افتراق نے حکومت وسلطنت کے نظام کو تہ وبالا کر دیا تھا۔

ان حالات میں خطیب امر بالمعروف ونہی عن المنکر پر عمل پیرا ہوئے، جس کی پاداش میں وہ مصائب وآلام اور شدائد ومحن میں مبتلا ہوئے، علاوہ ازیں آپ کے شافعی المذہب ہونے اور اس کے ساتھ متکلمین واشاعرہ سے تعلقات رکھنے کی وجہ سے حنابلہ نے آپ کو زدوکوب بھی کیا[2]۔

وفات رمضان المبارک ۴۶۳ھ میں بیمار ہوئے۔ اور آخر ۷ ذی الحجہ کو ۷۱ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ جنازہ میں ایک جمِ غفیر شریک تھا۔ آپ کے استاد ابواسحاق شیرازی بھی آپ کو کندھا دینے والوں میں شامل تھے۔ جب آپ کا جنازہ اٹھا تو ایک جماعت یہ منادی کر رہی تھی کہ:۔

"یہ اس شخص کا جنازہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے سینہ سپر ہو کر آپ کی طرف سے کذب وافتراء کی تردید کرتا تھا، اور آپ کی حدیثوں کو یاد کرتا تھا[3]"

تصنیفات خطیب کی تصنیفات کی تعداد ایک سو کے قریب بتائی جاتی ہے۔ ان میں بہت سی معدوم اور نایاب ہیں۔ ان کی اکثر کتابیں فنونِ حدیث سے متعلق گوناگوں مسائل ومباحث اور مفید ومتنوع معلومات پر مشتمل ہیں۔

امام ابن جوزی امام خطیب کی تصانیف کے نام گنانے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"جو شخص ان کا بغور مطالعہ کرے گا وہ خطیب کی قدر وعظمت اور عدیم المثال

---

[1] تبیین کذب المفتری ص ۲۷۱

[2] تذکرۃ المحدثین جلد ۲، ص ۲۹۹ [3] ایضاً ص ۲۹۹

کارنامے کا اعتراف کرے گا۔ انہوں نے ایسا عظیم الشان علمی ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے، جو اُن سے پہلے کے اور اُن سے فائق محدثین و ائمہ مثلاً دار قطنی وغیرہ بھی ایسی خدمت انجام نہیں دے سکے[1]

امام ابوبکر کی معلوم کتابوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ابطال النکاح بغیر ولی۔ ۲۔ الاسماء المتواطئۃ والانساب المتکافئۃ۔

۳۔ امالی الخطیب۔ ۴۔ بیان اہل الدرجات العلیٰ۔

۵۔ کتاب التبیین اسماء المدلسین یا کتاب اسماء المدلسین۔

۶۔ کتاب بسملۃ وانہا جزء من الفاتحہ۔ بعض لوگوں نے اس کا نام "نہج الصواب فی ان بسملۃ من فاتحۃ الکتاب" بھی لکھا ہے۔

۷۔ کتاب الجہر ببسلمۃ ۸۔ کتاب التفصیل المبہم المراسیل یا کتاب مبہم المراسیل۔

۹۔ کتاب تمییز المزید فی متصل الاسانید ۱۰۔ کتاب التنبیہ والتوقیف علی فضائل الخریف۔

۱۱۔ کتاب الاجازۃ للمعلوم والمجہول یا اجازۃ المجہول والمعلوم۔

۱۲۔ کتاب الاحتجاج بالشافعی فیما سند الیہ والرد علی الطاغین لعظیم جہلہم علیہ۔

۱۳۔ جزء وحدیث اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبہ۔ ۱۴۔ جزء وحدیث الامام ضامن والموذن موتمن۔ ۱۵۔ جزء وحدیث السنۃ من التابعین وطرقہ واختلاف وجوہہ۔ ۱۶۔ جزء وحدیث طلب العلم فریضۃ۔ ۱۷۔ جزء وحدیث النزول۔ ۱۸۔ جزء وحدیث عبدالرحمان بن سمرۃ وطرقہ۔ ۱۹۔ کتاب الدلائل والشواہد علی صحۃ العمل بخبر الواحد۔ ۲۰۔ کتاب الرحلۃ، یا الرحلۃ فی طلب الحدیث۔ ۲۱۔ کتاب الرواۃ عن مالک۔ ۲۲۔ کتاب الروایات الصحابۃ عن التابعین۔ ۲۳۔ کتاب الروایۃ الابناء عن الاباء یا کتاب روایۃ الاباء عن الابناء۔ ۲۴۔ کتاب السابق واللاحق۔ ۲۵۔ کتاب الاسماء والالقاب۔ ۲۶۔ صلوٰۃ التسبیح والاختلاف فیہا۔ ۲۷۔ کتاب صوم یوم الشک یا کتاب المنہی عن صوم یوم الشک۔ ۲۸۔ کتاب طرق حدیث قبض العلم ۳ مجلدات ہیں۔ ۲۹۔ عوالی مالک بن انس۔ ۳۰۔ کتاب غسل الجمعۃ ۳ مجلدات ہیں۔

---

[1] المنتظم جلد ۸ ص ۲۶۴

۳۱-کتاب الفصل الوصل والمورخ فی النقل - ۳۲- کتاب المفقیہ والمتفقہ -۳۳- کتاب الفنون یا کتاب الفتون -۳۴- الفوائد الصحاح والغرائب - ۳۵- القضا بالیمین مع الشواہد- ۲ مجلدات ہیں-
۳۶-کتاب القنوت والآثار المرویۃ فیہ-۳ مجلدات ہیں- ۳۷- کتاب القول فی النجوم یا کتاب القول فی علم النجوم - ۳۸-کشف الاسرار - ۳۹ -کتاب المتفق والمفترق - ۴۰ کتاب المسلسلات الرباعیات ۲ مجلدات ہیں - ۴۱- مسند ابی اسحاق الشیبانی ۳ مجلدات ہیں - ۴۲- مسند ابی بکر الصدیق علی شرط الصحیحین ۴۳-مسند ابان بن بشر - ۴۴- مسند صفوان بن سلیم - ۴۵- مسند صفوان عسانی - ۴۶ مسند محمد بن حجارۃ - ۴۷- مسند محمد بن سوقۃ - ۴۸- مسند مسعر بن کدام یا مسند مطر الوارق - ۴۹- مسند نعیم بن حماد الغطفانی - ۵۰- کتاب معجم الرواۃ عن مالک - ۵۱- کتاب معجم الرواۃ عن شعبۃ - ۵۲ کتاب المکمل فی بیان المہمل - ۵۳- مناقب احمد بن حنبل - ۵۴- مناقب الشافعی - ۵۵- کتاب من حدث ونسی - ۵۶- کتاب من وافقت کنیتہ اسم ابیہ مما لا یؤمن وقوع الخطاء فیہ - ۵۷-کتاب الموضح یا کتاب موضح اوہام الجمع والتفریق - ۵۸- الاسماء المبہمہ فی الانباء المحکمہ - ۵۹- کتاب النجلاء تین مجلدات ہیں - ۶۰- کتاب تقیید العلم - تین مجلدات ہیں - ۶۱- کتاب الحیل - تین مجلدات ہیں-
۶۲-کتاب رافع الارتیاب فی المقلوب من الاسماء والالقاب، یا کتاب مقلوب الاسماء-
۶۳-کتاب المؤتلف والمختلف - ماخوذ از "المؤتلف والمختلف فی اسماء الرجال" از امام دارقطنی
۶۴-کتاب المؤتنف تکملہ کتاب المؤتلف والمختلف - ۶۵-کتاب اقتضاء العلم-
۶۶-کتاب الجامع فی ادب الراوی والسامع، یا کتاب الجامع الاخلاق الراوی وآداب السامع-
۶۷-کتاب التطفیل، یا کتاب الطفلین - ۶۸- کتاب شرف اصحاب الحدیث۔[1]
۶۹-کتاب غنیۃ المقتبس فی تمییز الملتبس - ۷۰- کتاب تلخیص المتشابہ فی الرسم وحمایۃ ما اشکل منہ عن نوادر التصحیف والوہم - ۷۱- کتاب الکفایہ - ۱۳ اجزاء ہیں-

---

[1] جماعت اہل حدیث کے مشہور عالم مولانا محمد جوناگڑھی مرحوم ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے ۱۳۴۵ھ میں حج بیت اللہ کے سفر میں مدینہ کے نسخہ سے اس کتاب کی نقل حاصل کی ہے اور اسے محبوب المطابع دہلی سے شائع کیا۔ (مؤلف مضمون)

مصطلحاتِ حدیث میں بڑی اہم کتاب ہے۔ اس میں روایات و احادیث کے اصول و ضوابط کے متعلق اصحابِ فن اور محدثین کے اقوال سنداً بیان کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کی جامعیت و اہمیت کے متعلق حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:-

"مصطلحاتِ حدیث میں قاضی ابو محمد نے سب سے پہلے المحدث الفاصل لکھی، لیکن اس میں استیعاب سے کام نہیں لیا گیا ہے۔ اس کے بعد ابو عبداللہ حاکم کی تصنیف ہے۔ لیکن یہ مہذب و مرتب نہیں۔ ابونعیم نے حاکم کی کتاب کا مستخرج لکھا۔ لیکن اس میں بھی آئندہ آنے والوں کے لیے بعض چیزیں چھوڑ دی گئی ہیں۔ ان لوگوں کے بعد خطیب نے قوانینِ روایت میں کفایہ اور آدابِ روایت میں الجامع الآداب الراوی والسامع لکھی ——— حدیث کے متعلق شاید ہی کوئی ایسا فن ہو جس میں اس کی علیحدہ تصنیف نہ ہو۔ ابوبکر بن نقطہ کا بیان ہے کہ جو شخص انصاف سے ان کی کتابیں پڑھے گا، اس کو معلوم ہوگا کہ خطیب کے بعد کے محدثین اُن کی کتابوں کے محتاج ہیں۔

اس کا گراں قدر نسخہ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں ہے ۱۳۵۷ھ میں دائرۃ المعارف حیدر آباد سے شائع ہوئی۔ تصحیح و مقابلہ کا کام مولانا سید ہاشم ندوی مرحوم نے اپنے بعض رفقاء کی معاونت سے انجام دیا[1]

۳۔ تاریخ بغداد | امام ابوبکر خطیب کی یہ سب سے ضخیم اور شہرۂ آفاق کتاب ہے۔ امام ابن خلکان فرماتے ہیں۔ "اگر خطیب اس کتاب کے علاوہ اور کوئی کتاب نہ لکھتے تو تنہا یہی کتاب اُن کے فخر و شرف اور فضل و کمال کے لیے کافی تھی"۔ اس کتاب سے ان کے علمی تبحر، دقتِ نظر اور وسیع مطالعہ کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ امام خطیب کو خود بھی اس کتاب پہ ناز تھا۔ امام ذہبی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ میں زمزم کا پانی پی کر خدا سے تین باتوں کی دعا کی:-

اوّل یہ کہ میری کتاب تاریخ بغداد کو شرفِ قبول اور حسنِ اعتبار حاصل ہو۔

دوسرے بغداد کی جامع منصور میں سب سے عمدہ اور مقدس جگہ میں حدیث کی تعلیم و املاء میں مشغول

---

[1] تذکرۃ المحدثین جلد ۲ ص ۳۰۵۔

رہنے کی مجھ کو توفیق میسر آئے ۔ اور آخری یہ دعا یہ تھی کہ بشر حافی کی قبر کے متصل ان کے پہلو میں دفن کیا جاؤں ۔

خدا نے ان کی تینوں دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشا[1]۔

بغداد کی متعدد تاریخیں لکھی گئیں ۔ خطیب کو اولیت کا شرف حاصل نہیں، تاہم جو مقبولیت اور شہرت خطیب کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہیں آئی ۔ خطیب اس کے موضوع و محتویات کے بارے میں خود لکھتے ہیں :۔

" یہ کتاب مدینۃ السلام (بغداد) کی تاریخ ہے ۔ اس کی آبادی اور تعمیر کا ذکر اور یہاں کے مشاہیر و اعیان ، وارد ین علماء فضلاء کا تذکرہ ہے "[2]

دوسری جگہ اس کی نوعیت و ترتیب کے متعلق لکھتے ہیں :۔

" اس میں دارالسلام بغداد کے خلفاء ، اشراف ، اکابر ، قضاۃ ، فقہاء ، محدثین ، قراء ، زہاد ، صلحاء اور ارباب شعر و ادب کا ذکر ہے ، جو لوگ یہاں پیدا ہوئے ، یا پیدا تو کسی دوسری جگہ ہوئے ، لیکن یہاں سکونت اختیار کر لی ، یا جو یہاں کی سکونت ترک کر کے دوسری جگہ فوت ہوئے ، یا دوسرے مقامات کے جو لوگ یہاں آئے ، اُن سب کا نیز بغداد کے مقامات اور نواح کے رہنے والوں کا اس میں تذکرہ ہے ۔ ان کی کنیت ، حسب و نسب ، ان کے مشہور واقعات ، مناقب و فضائل ، مدتِ عمر ، تاریخِ وفات اور عام حالات ، غرض ان لوگوں کے بارے میں جو روایتیں بزرگوں سے محفوظ و منقول چلی آ رہی تھیں ، سب جمع کر دی گئی ہیں ۔ خواہ اُن کا تعلق مدح و قبول اور تعدیل سے ہو ، یا ذم و قدح اور جرح سے ۔ ترتیب حروفِ معجم کے مطابق ہے ۔ لیکن جن لوگوں کا نام محمد ہے ۔ اُن کا تبرک کے خیال سے میں نے پہلے تذکرہ کیا ہے "[3]

امام خطیب نے اُس زمانہ کے دستور کے مطابق حالات و واقعات ، روایت و اسناد کے ساتھ لکھے

---

[1] تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۳۴۳

[2] تاریخ بغداد جلد ۱ ص ۳ [3] ایضاً جلد ۱ ص ۲۱۲ - ۲۱۳ -

ہیں۔ اس کے اسلوب و طریقۂ بیان کے متعلق مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی مرحوم لکھتے ہیں،

"تاریخ خطیب جس طرح بہترین زمانہ کی تاریخ ہے، اسی طرح طرزِ بیان کے لحاظ سے مسلمان مؤرخین کی تصنیف کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ الفاظ بقدرِ معانی استعمال کیے ہیں۔ عبارت آرائی، مدح طرازی کا نام نہیں۔ بیان صاف اور متین ہے۔ جرح و تعدیل دونوں بے لاگ ہیں۔ اگرچہ بعض معرکۃ الآرا مقامات میں قوتِ فیصلہ کی کمی نمایاں ہے۔ محدثانہ روایات ہیں، ادیبانہ مبالغے اور منطقیانہ تذبذب کا اثر نہیں"[1]

تاریخ بغداد صرف رجالِ بغداد کا ترجمہ و تذکرہ ہی نہیں ہے، بلکہ رجال کے حالات کے ضمن میں علمی دقائق اور مجتہدانہ مباحث بھی محدثانہ قوت کے ساتھ حل کیے گئے ہیں۔ صاحبِ کشف الظنون کہتے ہیں

"اس میں محدثین کے انداز اور طریقہ کے مطابق بغداد کے رجال و واردین کا تذکرہ اور دیگر بے شمار فوائد شامل کیے ہیں اس لیے یہ کتاب نہایت ضخیم اور پُر منفعت ہو گئی ہے"[2]

بغداد کے لوگوں کے تذکرہ کی ابتداء تبرکاً محمدؐ کے نام سے کی ہے اور سب سے پہلے محمد بن اسحاق صاحب سیرۃ کا تذکرہ کیا ہے اور اس کا سبب یہ بتایا ہے کہ اُن سے زیادہ کوئی کبیر السن، عالی الاسناد اور قدیم العہد شخص نہ تھا۔

تاریخ بغداد ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳۴۹ھ میں مصر سے ۱۴ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ۷۸۳۱ مشاہیر رجال کا جو مختلف طبقوں سے تعلق رکھتے ہیں، تذکرہ ہے۔ رجال کی فہرست اور صفحے پر سطروں کا شمار بھی دیا گیا ہے۔ صفحات کی تعداد ۶۷۹۱ ہے۔ اس میں فہرست کے صفحات بھی شامل ہیں[3]

تاریخ بغداد کے ذیول اس تاریخ کی اہمیت کی وجہ سے اس کے متعدد ذیول لکھے گئے ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ امام ابوسعد عبدالکریم سمعانی (م ۵۶۲ھ) کی کتاب الانساب ۱۵ جلدوں میں۔

---

[1] معارف جلد ۳۲، عدد ۲ ص ۱۰۸

[2] کشف الظنون جلد ۱ ص ۲۲۱

[3] تذکرۃ المحدثین جلد ۲ ص ۳۰۹

۲ ۔ عماد الدین ابوعبداللہ محمد بن حامد (م ۵۹۷ھ) سمعانی کے ذیل پر ذیل ۔ ۳ جلدوں میں ۔

۳ ۔ ابوعبداللہ محمد بن سعید المعروف بابن الدبیثی (م ۶۳۷ھ) ۔ سمعانی کے ذیل پر اضافہ ۔

۴ ۔ ابن قطیعی نے ابن الدبیثی کے ذیل پر ایک ضمیمہ لکھا ۔

۵ ۔ حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) نے ابن الدبیثی کے ذیل کی تلخیص لکھی جس کا نام "المختصر المحتاج الیہ من تاریخ بغداد" رکھا ۔

۶ ۔ حافظ محب الدین محمد بن محمود المعروف بابن النجار بغدادی (م ۶۴۳ھ) نے سب سے ضخیم اور طویل ذیل لکھا جو ۳۰ جلدوں میں ہے ۔

۷ ۔ تقی الدین محمد بن رافع (م ۷۷۴ھ) ابن النجار کے ذیل پر ذیل لکھا ۔

۸ ۔ ابوبکر مارستانی نے ابن النجار کے ذیل پر ذیل لکھا ۔

۹ ۔ تاج الدین علی بن انجب شاعر بغدادی نے ابوبکر مارستانی کے ذیل پر ذیل لکھا ۔

۱۰ ۔ ابوالیمن مسعود بن محمد بخاری (م ۴۹۱ھ) نے تاریخ کا مختصر خلاصہ لکھا ۔

۱۱ ۔ امام محمدی ۔ مشہور اہل حدیث عالم مولانا محمد جوناگڑھی (م ۱۹۴۵ء) ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی نے تاریخ بغداد سے حضرت امام ابوحنیفہؒ کے ترجمہ و سوانح حیات کا حصہ علیحدہ کر کے اردو ترجمہ کے ساتھ ۱۳۴۵ھ میں دہلی سے شائع کیا تھا ۔ یہ رسالہ امام صاحب کے ردّ و قدح اور مناقب و مثالب دونوں پر مشتمل ہے[1]

۱؎ تذکرۃ المحدثین جلد ۲ ۔ ص ۳۱۰